Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | جمعرات ۳ ربیع الاول، ۱۴۱۰ھ ۵ اخاء ۱۳۶۸ ہش ۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء | ۲۲۶

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

" دیکھو گناہ کبیرہ بھی ہیں ان کو تو ہر ایک جانتا ہے اور اپنی طاقت کے موافق نیک انسان ان سے بچنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ مگر تم تمام گناہوں سے کیا کبائر اور کیا صغائر سب سے بچو۔ کیونکہ گناہ ایک زہر ہے جس کے استعمال سے زندہ رہنا محال ہے۔ گناہ ایک آگ ہے جو روحانی قوٰی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ پس تم ہر قسم کے کیا صغیرہ کیا کبیرہ سب اندرونی بیرونی گناہوں سے بچو۔ آنکھ کے گناہوں سے، ہاتھ کے گناہوں سے، کان ناک اور زبان اور شرمگاہ کے گناہوں سے بچو۔ غرض ہر عضو کے گناہ کے زہر سے بچتے رہو اور پرہیز کرتے رہو۔

نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں سو اس کو سنوار کر ادا کرو۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۵ / ۱۲۶)

" جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس (تو اُن سے احسن طریق پر معاملہ کر۔ ناقل) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرزِ کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ (وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے۔ ناقل) مگر یاد رکھو جیسی یہ باتیں حرام ہیں ویسے ہی نفاق بھی حرام ہے۔

اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کہیں پیرایہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اس کا رنگ نفاق سے مشابہ ہو۔ موقعہ کے موافق ایسی کارروائی کرو جس سے اصلاح ہوتی ہو۔ تمہاری نرمی ایسی نہ ہو کہ نفاق بن جاوے اور تمہارا غضب ایسا نہ ہو کہ بارود کی طرح جب آگ لگے تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔ بعض لوگ تو غصہ سے سودائی ہو جاتے ہیں اور اپنے ہی سر میں پتھر مار لیتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے تب بھی صبر کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب کسی کے پیر و مرشد کو گالیاں دی جاویں یا اس کے رسول کو ہتک آمیز کلمے کہے جاویں تو کیسا جوش ہوتا ہے۔ مگر تم صبر کرو اور حلم سے کلام کرو۔

ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۱۲۷ / ۱۲۸)

دُعا سے خالی نصیحت کوئی فائدہ نہیں دیتی

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

" دُعا سے عجائب کام ہوتے ہیں حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ نصیحت کو ایک نیا شعور ملتا ہے۔ وہ نصیحت کرنیوالا جو دُعا کا عادی نہیں اور دُعا سے خالی نصیحت کرتا ہے اس کی نصیحت میں جان نہیں ہوتی۔ اس کی نصیحت میں رُوح نہیں ہوتی۔ اس کی نصیحت بعض دفعہ خوبیاں پیدا کرنے کی بجائے طرح طرح کی خرابیاں پیدا کر دیتی ہے ایسا شخص جو دُعا کا عادی نہیں اور ہر لمحہ اس کی اپنے خدا پر نظر نہیں اس کی نصیحت بعض دفعہ خود اس کے لئے بھی ہلاکت کا موجب بن جاتی ہے۔ کیونکہ اسکی نصیحت کی خشکی اس کی رُوح کے پانی کو چُوس جاتی ہے اور رفتہ رفتہ وہ خود ایک مشین بن جاتا ہے۔ بسا اوقات ایک خشک نصیحت کرنے والا متکبّر ہو جاتا ہے، بسا اوقات ایک خشک نصیحت کرنے والا متکبّر بن کر نہ صرف خود خدا تعالےٰ کی راہوں سے دور چلا جاتا ہے بلکہ جن کو نصیحت کرتا ہے انکو نیکیوں کی طرف بلانے کی بجائے بدیوں کی طرف دھکیلتا ہے اور ایسی نصیحتیں نہ اس کے کام آتی ہیں اور نہ انکے کام آتی ہیں جن کو نصیحت کی جاتی ہے۔"

مکرم سید قمر سلیمان صاحب کے بارے میں خصوصی دعاؤں کی درخواست

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی ۳ اکتوبر صبح ۱۱ بجے دن کی اطلاع یہ ہے کہ:

طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے اللہ تعالیٰ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

یہ دنیا خود بخود نہیں ہے اس کے لئے ایک خالق ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۵۔ اخاء ۱۳۶۸ ہش ۵۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء

عالمی ماحولیات کا دِن

حقیقتاً ماحولیات کے موضوع کے ساتھ تو بہت سی باتوں کا تعلق ہے۔ اور ان میں سے اکثر ہماری انفرادی دسترس سے دُور ہیں۔ ان سے ہم متأثر تو ہوتے ہیں لیکن ان پر ہمارا ذاتی کنٹرول نہیں ہے۔ چرنوبل کا حادثہ ہوا۔ پھر بہاولپور میں بھی کچھ ایسا ہی واقعہ ہوا۔ لوگ متأثر ہوئے۔ بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ بہت سے لوگ متأثر ہوئے۔ چرنوبل کا اثر تو ابھی تک جاری ہے اور نہیں معلوم کب تک جاری رہے گا۔ ان حادثات کے متعلق انفرادی طور پہ تو کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا۔ یا زمین کے گرد زون کی جو تہہ ہے اور کہا جاتا ہے کہ اب وہ کم ہو رہی ہے اور سورج کی حرارت کے مُضر اثرات بڑھنے لگے ہیں۔ اس بات میں بھی ہم انفرادی طور پر کچھ نہیں کر سکتے۔

لیکن جب ہم کسی گلی میں سے گزرتے ہیں اور نہ صرف گلی کو گند سے اٹی ہوئی دیکھتے ہیں بلکہ اچانک پلاسٹک کا گند سے بھرا ہوا ایک بیگ (تھیلی کہہ لیجے) ہماری پشت پر آ گرتا ہے تو ہمیں شدت سے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ یہ کام تو انفرادی ہے۔ اسے کرتے بھی افراد ہیں اور اسے روک بھی افراد ہی سکتے ہیں۔ نہ کسی تنظیم کی ضرورت ہے۔ نہ کسی حکومت کی کوشش کی ضرورت ہے۔

یا اسی طرح جب ہم دیکھتے ہیں کہ جس میدان میں بچے کھیلتے ہیں اس کے ایک کنارے پر گند سے بھری ٹوکریاں پھینکی جاتی ہیں۔ اور ماحول کو آلودہ کر دیا جاتا ہے۔ کھیلنے والے بچے اگر اس گندگی کی بدبُو میں کھیلیں گے تو ان کی کھیل کس کام کی۔ کیونکہ کھیل کا سب سے پہلا اثر تو سانس پر ہوتا ہے۔ صاف ہوا ہو۔ تو یہ سانس صحت کی علامت۔ بدبُو ہو تو یہ سانس بیماری کے قریب لے جانے والی۔

یا گندی نالیاں ــــ جو اپنا پانی اِدھر اُدھر پھیلاتی ہیں، جہاں سے گزرنا بھی مشکل اور گندگی کا منظر بھی ذہنی کوفت کا باعث۔ گھر والے ایک چھوٹے سے کھُرپے ہی سے اسے درست کر سکتے ہیں لیکن وہ تو گھر کے اندر بیٹھے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ ان کے گھر کا پانی کس کس طرح گلی میں پھیل رہا ہے۔

آج جبکہ ہم یہ سطور لکھ رہے ہیں عالمی ماحولیات کا دن منایا جارہا ہے۔ ہم بھی اس دنیا کا ایک حِصّہ ہیں۔ ہمارا گھر۔ ہماری گلی ہمارے میدان۔ ہمارا شہر۔ یہ سب "عالمی ماحولیات" کیساتھ منسلک ہیں۔ دیکھئے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اور آئیے جو کچھ بھی ہم کر سکتے ہیں کریں اور ماحول کو صاف بنائیں۔

خدا تو سب کا وہی خدا ہے معاملہ سب سے کیوں جُدا ہے
کسی پہ رحم و کرم کی بارش کسی سے بے انتہا خفا ہے
یہ راز کی بات ہے سمجھ لو کہ اس سے دل مطمئن رہے گا
کسی نے چھوڑا ہوا ہے اس کو کسی نے اپنا بنا لیا ہے

ابوالاقبال

□

نہیں ہے جن کو سلیقۂ چارہ گر ہونا
ہمارے درد سے بہتر ہے بے خبر ہونا

ستمگروں کا تعاقب، شرارِ فتنہ گراں
رہِ حیات کا اس درجہ پُرخطر ہونا

یہ ظلمتوں کے پجاری بھی جانتے ہونگے
کہ ظلمتوں کیلئے مَرگ ہے سحر ہونا

خدائے پاک بچائے گا آندھیوں سے اُسے
نہال جس کے مقدّر میں ہے شجر ہونا

خدا نے جن کو عطا کی ہے دولتِ تسکیں
نشان ان کا ہے بیگانۂ خطر ہونا

بشر کو تُو نے ہی یہ فخرِ بے بہا بخشا
ترے حبیب کا ان میں سے اِک بشر ہونا

اسی کے فیضِ کرم سے یہ معجزہ بھی ہوا
جہاں نے دیکھا غلاموں کا تاجور ہونا

اسی کی یاد سے ملتا ہے جان و دل کو سکوں
درِ حضور سے دُوری ہے دربدر ہونا

دُعائے نیم شبی رنگ لائے گی نادرؔ
سُنا نہیں ہے کبھی اُسکا بے اثر ہونا

نادرؔ قریشی

□

نوجوانوں کی اصلاح کا ذریعہ

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ نوجوانوں کی اصلاح کا بہت اہم ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

عالمی تنظیم صحت

عالمی تنظیم صحت نے کہا ہے کہ دنیا کی کل آبادی کا تقریباً پانچواں حصہ بیماریوں میں مبتلا ہے یا خوراک کی کمی کا شکار ہے۔ اور ان میں سے اکثریت بے وجہ بیمار اور بھوکی ہے۔ سب سے زیادہ ان باتوں میں ایشیا مبتلا ہے۔ جہاں کی آبادی کا ۴۰ فیصد ملیریا، خسرہ اسہال جیسی بیماریوں یا سانس کی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ سانس کی بیماریاں نمونیے کی صورت میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ ہندوستان بنگلہ دیش، برما، انڈونیشیا، نیپال اور سری لنکا میں تقریباً ۵۰ کروڑ انسان بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ جن کا کبھی کوئی علاج نہیں کیا جاتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں صحت کی بحالی یا برقراری کے کوئی انتظامات نہیں ہیں۔ افریقہ جو صحرا سے نیچے ہے۔ وہاں بھی ۳۰ فیصد لوگ اسہال جیسی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور ان بیماریوں کا منبع زہریلے کیڑے یا متعدی امراض ہیں۔ اگرچہ افغانستان، مصر، عراق اور یمن میں بیماری پہلے ذکر کئے گئے ممالک سے تو کم ہے لیکن وہاں تپ دق اور خسرہ اور اسہال اور سانس کی بیماریاں خاصی زیادہ ہیں یعنی اتنی خطرناک نہیں جتنی کہ پہلے ذکر کئے گئے ممالک میں۔ اگر ایک ارب ڈالر جو موجودہ بیس ملٹری جہازوں کی قیمت ہے خرچ کئے جائیں تو دنیا میں ان بیماریوں پہ قابو پایا جا سکتا ہے۔ یہ بات W.H.O یعنی تنظیم عالمی صحت کے ڈائریکٹر جنرل "ہروشی ناکا جیما" نے کہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نیویارک میں ایک عمارت درمیانے درجے کی تجارت کے لئے بنائی جائے تو اس پر پانچ کروڑ ڈالر لگتے ہیں۔ حالانکہ اس سے ہم ۲۰ لاکھ بچوں کی اسہال کی بیماری کا علاج کر سکتے ہیں۔

تنظیم عالمی صحت اقوام متحدہ کی ایک شاخ ہے اور اس کا دفتر جنیوا میں ہے۔ اس نے اپنے آپ کو بیماریوں کے ختم کرنے کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ اس کی ہمہ وقت یہ کوشش ہے کہ ساری دنیا میں صحت عامہ کو بہتر بنایا جا سکے۔ زیادہ تر ایڈز، نمونیا، اسہال اور بچوں کی دیگر بیماریاں ان کے پیش نظر رہتی ہیں۔ ایڈز ایسی بیماری ہے جس کا کوئی حتمی علاج ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ اگرچہ دوسری بیماریاں جو ہیں ان کا علاج بھی ہو سکتا ہے اور ان پر رقم بھی کم خرچ ہوتی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ان امراض میں مبتلا لوگ بغیر کسی تاخیر کے ڈاکٹری مدد حاصل کریں۔ جہاں تک اسہال کا تعلق ہے یہ تو صرف دس سینٹ کے ایک پیکٹ سے جس میں چینی اور نمک کا محلول ہوتا ہے اور جو اُبلے ہوئے پانی میں ڈال کر استعمال کیا جاتا ہے۔ آسانی سے قابل علاج ہے لیکن بہت کم بچے ایسے ہیں جنہیں یہ علاج حاصل ہوتا ہے۔ اور ۵۷ کروڑ بیمار بچوں میں سے ۴۰ لاکھ بچے ہر سال زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

زیادہ دولت ملنے کی وجہ سے اور مغربی اقوام کی عادات کو اپنانے کے نتیجہ میں خلیج کے ممالک زیادہ لیکن گھٹیا خوراک کھانے لگے ہیں جن کی وجہ سے بہت سے لوگ بیمار ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ آج سے بیس سال قبل خلیج میں زیادہ تر لوگ متعدی امراض سے بیمار ہو کر ہلاک ہوتے تھے لیکن آجکل وہاں کی تمام اموات کا ۵۰ فیصد دل کی بیماری اور ذیابیطس کے مسائل سے اپنی جان کھو بیٹھتے ہیں۔ جانوروں کی چربی کا استعمال خطرناک حد تک بڑھ رہا ہے۔ اور اس طرح دو ہزار کیلوریز فی یوم کی بجائے اب تین ہزار کیلوریز استعمال کی جا رہی ہیں۔ اور یہ بات گذشتہ دس سال سے جاری ہے۔ نوجوان اپنی روایتی خوراک چھوڑ رہے ہیں۔ اور وہ تیز خوراکیں کھانے کے عادی بن رہے ہیں جنہیں گھٹیا خوراک کا نام دیا جا سکتا ہے۔ یوروپ کے لوگ تو اس بات سے آگاہ ہو چکے ہیں کہ خوراک کو مصنوعی طور پر محفوظ رکھنے سے خوراک خطرناک حد تک نقصان دہ ہو سکتی ہے لیکن عرب ممالک حال ہی میں اس بات کا احساس کرنے لگے ہیں۔ ہمیں خریداروں کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا خریدیں اور کیا کھائیں۔ کیونکہ گذشتہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ خریداروں کا میلان دیکھ کر خوراک تیار کرنیوالے خوراک تیار کرتے ہیں۔ انہیں اس خوراک کی افادیت سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔

چرنوبل

چرنوبل کے ایٹمی بجلی گھر کے حادثے کے پورے ساڑھے تین سال بعد سوویت یونین سے کہا گیا ہے کہ چرنوبل کے آس پاس کے تین علاقوں میں رہائش کی ممانعت کر دی جائے کیونکہ تابکاری کی سطح وہاں انتہائی نقصان دہ حد تک ہے۔ توقع ہے کہ چرنوبل کے ارد گرد سات میل کے علاقے میں لگے ہوئے صنوبر اور شاہ بلوط کے جنگلات بالکل ختم ہو جائیں گے۔ سائنسدانوں کو درختوں اور جانوروں میں کئی ایسی تبدیلیاں ملی ہیں جنہیں آپ نارمل نہیں کہہ سکتے جن کا تعلق زمین سے ہے مثلاً صنوبر کے پھل دس گنا وزنی ہو گئے ہیں۔ شاہ بلوط کے پتے بہت بڑے سائز کے ہیں۔ اور کیکر اور ببول کے پتوں کی شکل بھی بدل گئی ہے۔ اس علاقے میں پائے جانے والے جانوروں میں ایسی تبدیلیاں نظر آ رہی ہیں جو معذوری کی علامت ہے۔

چرنوبل سے ۵۰ کلومیٹر دور مویشیوں کے بچے معذور پیدا ہوئے ہیں۔ اور سرطان کی بیماری میں بھی غیر معمولی اضافے کی خبریں مل رہی ہیں۔

چرنوبل کے حادثے کے بعد سوویت یونین نے اس کے اطراف ۲۰ کلومیٹر کا علاقہ خالی کرایا تھا۔ لیکن اب ۵۰ سال سے زیادہ عمر کے ۱۱۰۰ افراد کو وہاں جا کر آباد ہونے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اگرچہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ۳۰ کلومیٹر کے علاقے میں آئندہ کئی سال تک کسی کو آباد ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ اور گیارہ ہزار افراد کو بھی وہاں سے ہٹایا جائے۔

ہنگری

گذشتہ ایام میں صدر جارج بش نے اعلان کیا کہ ہنگری کی امداد ان ممالک کے معیار پر کی جائے گی۔ جنہیں خصوصی طور پر زیادہ سے زیادہ امداد دینے کا فیصلہ کیا جاتا ہے انہیں وہ ایم۔ ایف۔ این کہتے ہیں یعنی MOST FAVOURED NATION اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہنگری نے حال ہی میں خاصی سیاسی اصلاحات کی ہیں یعنی کمیونزم سے ہٹ کر جمہوریت کی طرف آنے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔ یہ بات انہوں نے ایک نیوز کانفرنس کے دوران کہی۔ اس کانفرنس میں انہوں نے دیگر مشرقی یورپ کے ممالک کا سوال بھی اٹھایا اور انہوں نے کہا کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ جب میخائل گورباچوف کے ساتھ چوٹی کانفرنس کا اہتمام کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گذشتہ دورے کے دوران ہم نے خود ہنگری کی اصلاحات کا مشاہدہ کیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ آزادی اور جمہوریت کی طرف نہایت اچھے اقدامات کئے گئے ہیں۔ معاشرتی طور پر تجارتی تبدیلیاں اس بات کی آسانی پیدا کر دیں گی کہ ہنگری اپنی مصنوعات امریکہ برآمد کر سکے۔ اس ملک کے علاوہ اس علاقے میں یوگوسلاویہ اور پولینڈ دو اور ایسے ملک ہیں جنہوں نے تسلی بخش طور پر اپنے ملک میں تبدیلیاں لانے کا اہتمام کیا ہے۔ صدر بش نے یہ بھی کہا کہ مشرقی یوروپ کا جو ملک بھی اصلاحات کی طرف قدم اٹھائے گا جس سے غالباً ان کی مراد یہ ہے کہ کمیونزم سے ہٹ کر جمہوریت کی طرف آئے گا۔ اسے ہم دل کھول کر ہر قسم کی امداد دینے کا تہیّہ کئے ہوئے ہیں۔ جب انہیں مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ مشرقی اور مغربی جرمنی کا اپنا کام ہے۔ وہ جیسا چاہیں کریں۔ لیکن ہم اتنا ضرور کہیں گے۔ کہ اگر مشرقی اور مغربی جرمنی متحد بھی ہو جائیں تو ہمارے لئے کوئی خطرے کا مقام نہیں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر مشرقی اور مغربی جرمنی متحد ہو گئے تو یہ بات یوروپ کے امن کے لئے تباہ کن ثابت ہوگی لیکن میں اس خیال سے کسی صورت بھی متفق نہیں ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

اختر حسین رائے پوری

اللہ تعالیٰ نے متعدد صلاحیتیں دی ہوں اور پھر بھی انسان گوشہ نشینی کا قائل ہو تو یہ فی الحقیقت اس کی بڑائی کا ثبوت ہے۔ بعض لوگ تو اپنی ذرا ذرا سی صلاحیت کو لے اڑتے ہیں اور اسے دوسروں پر مسلط کرنے کی سعی پر شب و روز مصروف رہتے ہیں۔ ڈاکٹر اختر حسین رائے پوری کے متعلق عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کی نظروں سے دور رہنا پسند کرتے ہیں۔ انہیں کبھی یہ خواہش نہیں ہوئی کہ وہ اپنے آپ کو نمایاں کر کے دوسروں کے سامنے پیش کریں۔ یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو صلاحیتیں ان کو عطا کی ہیں ان سے بھرپور کام لینے کی وجہ سے وہ لوگوں کی نظروں سے چھپ نہیں سکتے۔ ڈاکٹر رائے پوری افسانہ بھی لکھتے ہیں۔ تنقید بھی کرتے ہیں۔ ترجمے بھی کرتے ہیں۔ لسانیات کے بھی ماہر ہیں۔ ماہر تعلیم بھی ہیں اور ایک سلجھے ہوئے سول سرونٹ بھی ہیں۔ اتنی باتیں موجود ہونے کے باوجود وہ بہت حد تک خاموش طبیعت ہیں۔ جہاں تک ان کے لکھنے کا سوال ہے تو وہ ابھی طالب علم ہی تھے جب انہوں نے ایک افسانہ لکھا "زبانِ بے زبانی" جو دراصل اپنے ساتھ ایک تصوراتی گفتگو تھی اور اس کو انہوں نے ایک بڑ کے درخت کے منہ میں رکھ دیا۔ یہ افسانہ ۱۹۳۴ء میں "نگار" میں شائع ہوا تھا اور اس نے فوری طور پر لوگوں کی توجہ کو مبذول کر لیا تھا۔ ہندی بولنے اور پڑھنے والے لوگ تو پہلے ہی آپ سے واقف تھے۔ اس لئے کہ ۱۹۲۸ء سے آپ کی کہانیاں رسالہ مادھوری لکھنؤ میں شائع ہوتی تھیں۔ ان دنوں رائے پوری صاحب دسویں جماعت کے طالب علم تھے اس کے بعد آپ نے ایک مضمون "ادب اور زندگی" لکھا۔ جس کے متعلق آج بھی یہ کہا جاتا ہے کہ ترقی پسند مصنفین کے خیالات کا یہ پیش رو تھا۔ یہ مضمون ۱۹۳۵ء میں چھپا اور اس نے لوگوں کو سوچنے کے مواقع فراہم کئے۔ انہوں نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز تو ہندی سے کیا کیونکہ وہ مدھیہ پردیش میں اپنا بچپن گزار چکے تھے اور وہاں انہیں ہندی کی تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ لیکن بعد میں انہوں نے اپنے رجحان کو اردو کی طرف بدل لیا۔ اور اب اردو ہی ان کی پہچان ہے۔ اب جبکہ وہ ۷۰ سال سے کچھ اوپر ہیں وہ اپنی گزشتہ زندگی کو نہایت اطمینان کے ساتھ دیکھ کر اپنے لئے خوشی کا سامان مہیا کر سکتے ہیں۔

انہوں نے سفر بھی بہت کئے ہیں اور بیرونی دنیا میں وہ خاصا عرصہ قیام کرنے کی وجہ سے اچھے اچھے لوگوں سے ملے بھی اور اس کے نتیجے میں ان میں خاصی جلا بھی پیدا ہوئی۔ یہ باتیں ان کی یادوں کا سرمایہ ہیں اور ان کا ذکر کر کے یا انہیں یاد کر کے وہ خوش رہتے ہیں۔

ڈاکٹر اختر حسین ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء کو رائے پور میں پیدا ہوئے تھے جو ہندوستان کے سنٹرل صوبہ جات جو اب مدھیہ پردیش کہلاتے ہیں کا ایک شہر ہے جہاں آپ کے والد سید اکبر حسین آبیاری کے محکمے میں کام کرتے تھے۔ سید اکبر حسین اصل میں بہار کے رہنے والے تھے لیکن رائے پور میں سکونت اختیار کی اور وہاں انہوں نے ایک نہایت ممتاز خاتون ممتاز النساء سے شادی کی آپ بڑی سختی سے پردہ کرتی تھیں لیکن انگریزی اردو اور ہندی میں مہارت پیدا کرنے کے لئے پردہ کسی طرح بھی ان کی راہ میں روک نہ بن سکا۔ آپ کے مضامین مختلف رسائل میں چھپتے تھے جن میں سے تہذیب نسواں اور زیب النساء خاص طور پر ان کے مضامین کو اہمیت دیتے تھے۔ لیکن آپ کی عمر ۲۶ سال سے آگے نہ بڑھ سکی اسی عمر میں وہ فوت ہو گئیں اور کہتے ہیں کہ ورثے کے طور پر اپنا قلم۔ استعارۃً ہی سہی۔ اپنے دو بیٹوں مظفر اور اختر کے لئے چھوڑ گئیں۔

ڈاکٹر رائے پوری آزاد ذہن لے کر پیدا ہوئے تھے اور ان کے خیالات نہ دائیں طرف کو زیادہ جھکتے تھے نہ بائیں طرف کو اگرچہ وہ بظاہر انقلابی تو نہیں تھے لیکن یہی بات انقلاب کہلانے کی مستحق بن سکتی ہے کہ وہ نہ اس دھڑے کے ساتھ تھے نہ اس دھڑے کے۔

ان کی بچپن کی زندگی کا یہ واقعہ بھی دلچسپی کا حامل ہے کہ جن مولوی صاحب سے وہ قرآن مجید پڑھتے تھے وہ تو چاہتے تھے کہ وہ ان کے ساتھ ساتھ قرآن مجید دہرائیں لیکن اختر ان سے قرآن مجید کی آیات کے معنی پوچھتے تھے اور وہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے اس سوال کا جواب انکار میں دیتے تھے وہ کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہیں۔ جب بہت بڑے بڑے دانشور بھی انہیں نہیں سمجھ سکتے تو تم جو محض ایک بچہ ہو کس طرح سمجھ سکتے ہو۔ یہ بات سننے کے بعد اختر مکتب سے باہر نکل آئے کیونکہ وہ کوئی ایسی بات نہ سننا چاہتے تھے جس کا مطلب انہیں نہ سمجھایا جا سکے۔

ان کے والد صاحب جو علی گڑھ کے تعلیمیافتہ تھے، نے انہیں ایک ہندی پرائمری سکول میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ ان کا خیال یہ تھا کہ اگر ہندو اردو پڑھ سکتے ہیں اور فارسی پڑھ سکتے ہیں تو ہم ہندی کیوں نہیں سیکھ سکتے اور اس طرح اختر کو ہندی سے واسطہ پڑا۔ ان کے والد صاحب حکومت کے ملازم ہونے کے باوجود الہلال اور کامریڈ رسالے منگوایا کرتے تھے اور ویسے بھی ان کے گھرانے میں برطانوی حکومت کی مخالفت کا عنصر ورثے میں موجود تھا۔ یہ ورثہ دراصل میر مدن سے شروع ہوا جو ان کے آباؤ اجداد میں سے تھے اور جو ۱۷۵۷ء میں پلاسی کی جنگ میں برطانیہ کے خلاف لڑتے ہوئے کام آئے۔ اختر پر بھی اس بات کا اثر ہوا۔ انہیں بھی آزادی کی لگن لگی۔ وہ ان حالات میں کلکتے پہنچے جو ہندوستان کا سب سے بڑا شہر تھا۔ جہاں سیاسی کارروائیاں ہر روز کا معمول تھیں۔ وہاں انہوں نے بڑے بڑے فنکاروں سے سیاستدانوں سے صحافیوں سے مصنفوں سے اور انقلابیوں سے راہ و رسم پیدا کئے۔ یہیں وہ مولانا رضا علی وحشت۔ صلاح الدین خدا بخش۔ نواب نصیر حسین خیال۔ عبدالرزاق ملیح آبادی اور چراغ حسن حسرت سے ملے۔ اور ان سب سے جو اثر انہوں نے قبول کیا وہ ساری زندگی ان کے ساتھ رہا۔ کلکتے کی بہت بڑی لائبریری سے بھی انہوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ کلکتے میں قیام سے متعلق انہوں نے بہت کچھ لکھا ہے جو دلچسپی کا باعث ہے۔ کلکتے میں رہائش کا انہیں یہ بھی فائدہ ہوا کہ انہوں نے بنگالی پر خاصا عبور حاصل کر لیا اور نذر الاسلام کی نظموں کے ترجمے کئے۔ ان کا خیال ہے کہ نذر الاسلام کی نظموں کے اردو ترجمے جو انہوں نے کئے تھے ان سے جوش اور مجاز بھی متاثر ہوئے اور ان کی نظموں میں بھی وہی بازگشت سنائی دیتی ہے۔

۱۹۳۲ء میں وہ علی گڑھ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے گئے اور وہیں ان کی مجاز سے دوستی پیدا ہوئی اور وہ رشید احمد صدیقی۔ پروفیسر حبیب اور ڈاکٹر ذاکر حسین سے ملے۔ وہیں مولوی عبدالحق صاحب سے ان کا رابطہ قائم ہوا۔ اور یہی رابطہ بعد میں انجمن ترقی اردو کی خدمت کا باعث بنا۔

انہوں نے ایک پولیس افسر ظفر عمر کی بیٹی حمیدہ بیگم سے شادی کی جو خود بہت اچھا لکھنے والی تھیں اور شاید گھر کے اسی اثر کے ماتحت انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بیرون ملک جا کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کریں۔ کہتے ہیں کہ اس کوشش کے لئے ان کی بیگم نے ان کا بہت ساتھ دیا۔ وہ ڈاکٹریٹ کے لئے پیرس گئے۔ جہاں نہ صرف انہوں نے ڈاکٹریٹ حاصل کی بلکہ عمومی طور پر دانشوروں سے ان کی ملاقاتیں بھی ان کے لئے بہت مفید ثابت ہوئیں۔ جب وہ ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد ہندوستان پہنچے تو انہیں ہندوستان کی وزارت تعلیم میں ملازمت پیش کی گئی۔ یہاں سر جان سارجنٹ جنہوں نے تعلیم کے متعلق سارجنٹ رپورٹ لکھی تھی، ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ یہاں مولانا ابوالکلام آزاد کے بھی وہ بہت قریب آ گئے۔ وہ ان دنوں تعلیم کے وزیر تھے۔ تقسیم ہند کے بعد وہ پاکستان آئے اور ڈپٹی ایجوکیشنل ایڈوائزر

نے طور پر کچھ عرصہ کام کرتے رہے بعد میں ڈپٹی سیکرٹری حکومت پاکستان بھی بن گئے۔ ۱۹۵۶ء میں یونسکو نے ان کی خدمات حاصل کر لیں اور ۱۹۷۲ء تک وہ اسی تنظیم کے ساتھ وابستہ رہے۔

یورپ، صومالیہ اور ایران میں قیام کے جو مواقع ملے ان سے ان کی زندگی بہت حد تک متاثر ہوئی۔ اور اسی تاثیر کو انہوں نے اپنی کتاب "گردِ راہ" میں پیش کیا ہے۔ ۱۹۳۶ء میں جب ترقی پسند مصنفین کی ایسوسی ایشن کی میٹنگ دہلی میں منعقد کی گئی۔ جہاں اردو اور ہندی دونوں زبانوں کے مصنفین کو بلایا گیا تھا اور جو زیادہ تر بائیں بازو سے تعلق رکھتے تھے اختر حسین رائے پوری کو دلی کی شاخ کا صدر مقرر کیا گیا جبکہ ۱۹۴۸ء میں جب لاہور میں ترقی پسند مصنفین کی میٹنگ ہوئی تو اختر حسین، احمد علی اور ایم۔ ڈی تاثیر جیسے لوگوں کو اس میں شمولیت کی دعوت نہیں دی گئی تھی۔ وہ کہتے ہیں ۱۹۴۸ء میں کلکتے میں ایک کمیونسٹ پارٹی کانفرنس منعقد کی گئی تھی جس میں پاکستان کی طرف سے تین نمائندے شامل ہوئے تھے۔ جمال الدین بخاری، فیروز الدین منصور اور فضل الٰہی قربان۔ ان تینوں نے اس میٹنگ میں شرکت کی تھی۔ اس وقت تک روس ایک سپر پاور کی حیثیت میں سامنے آ چکا تھا۔ ۱۹۴۴ء کا مضمون جس میں قیام پاکستان کی حمایت کی گئی تھی اسے زوائد میں شمار کر کے ایک نیا مضمون لکھا گیا۔ اور اس مضمون میں کہا گیا تھا کہ اب ساری دنیا میں کمیونسٹ پارٹی برسر اقتدار آجائے گی اور پاکستان کو بھی اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ ہندوستان کی رہبری کو مانے۔ پاکستانی نمائندوں نے اس خیال کی تردید کی اور انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی سربراہی میں کام کرنا کسی طرح بھی قبول نہیں کیا جا سکتا۔ پارٹی سیکرٹری پی سی جوشی کو برطرف کیا گیا۔ اور بی ٹی رانا بھی نئے سیکرٹری بنے جنہوں نے سجاد ظہیر کو پاکستان کی پارٹی کا سربراہ مقرر کیا۔ اور یہی وہ بات ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان میں ترقی پسند مصنفین کی تنظیمِ نو کی جانے لگی۔ چونکہ سجاد ظہیر اور ڈاکٹر رائے پوری کے درمیان خیالات کی ہم آہنگی نہ پیدا ہو سکی اس لئے جب پاکستان میں ترقی پسند مصنفین کی میٹنگ ہوئی تو اختر حسین کو اس میں شرکت کے لئے دعوت نامہ نہ دیا گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک لحاظ سے یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ وہ اپنی تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتے تھے۔ اور یوں بھی ترقی پسند مصنفین کی ایسوسی ایشن کمیونسٹ خطوط پر چل پڑی تھی۔

انہیں اس بات کا افسوس ہے کہ یہاں ادارے بہت کم قائم کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں بک ڈویلپمنٹ سنٹرز اور کتابیات پاکستان میں اور نیشنل بک کونسل اور ایسے ہی دیگر ادارے صومالیہ اور ایران میں قائم کئے۔ یہ کام انہوں نے یونسکو کی نمائندگی میں کیا۔ جب ایرانی حکومت سپاہ دانش تعلیمی دستہ تیار کر رہی تھی تو اختر حسین کی خدمات حاصل کی گئیں۔

نظم کی نسبت نثر کو وہ اس لئے زیادہ اہمیت دیتے ہیں کہ ان کے خیال میں کسی تحریک کے پیدا کرنے کے لئے نثر ہی کام آ سکتی ہے اگرچہ جب کوئی تحریک پیدا ہو چکی ہو تو اس کو بڑھاوا دینے کے لئے نظم کی ضرورت پیش آتی ہے۔ نظم کی یہ خصوصیت کہ اسے یاد کیا جا سکتا ہے اور اسے حوالے کے طور پر دیا جا سکتا ہے۔ ایسی ہے کہ یہ بات نثر میں نہیں پائی جاتی۔ کتابوں کے متعلق ان کا یہ بھی خیال ہے کہ پاکستان میں کتابوں کی مارکیٹ پیدا کرنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ کیونکہ کتابوں کا لکھا جانا اور ان کا شائع ہونا ہی کافی نہیں ہے۔ جب تک یہ کتابیں لوگوں کے ہاتھوں میں نہ پہنچیں ان سے کیا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور انفرادی کوشش کے علاوہ یہ ضروری ہے کہ کسی خاص انتظام کے ماتحت کتابوں کو مارکیٹ میں لایا جائے اور قارئین تک پہنچایا جائے۔ ایسا کرنے سے لوگوں کا علم بھی بڑھے گا اور مزید جلد جلد علم کو پھیلانے کے لئے کتابیں بھی لکھی جائیں گی۔ لائبریریوں کو بھی اس سلسلے میں وہ ایک نہایت اہم اقدام سمجھتے ہیں۔

یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ اب ان کی بینائی بہت کم ہو گئی ہے اور وہ اب لکھنے پڑھنے سے تقریباً معذور ہو گئے ہیں۔ اب تو صرف گفتگو کے ذریعے ہی ان سے علم حاصل کیا جا سکتا ہے اور ایسا کرنا ہے بھی بہت ضروری تاکہ ان کے علم کو وسیع سے وسیع تر حلقے تک پہنچایا جا سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل کرتا رہے اور آپ کو توفیق دے کہ آپ نہایت اچھی زندگی گزاریں۔ آس پاس کے لوگ آپ سے خوش رہیں اور خدا بھی آپ سے خوش رہے۔ اس دفعہ آپ کو معلوماتی کالم پیش کیا جا رہا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ:

دنیا کا سب سے بڑا جانور کون سا ہے؟

خشکی پر رہنے والا اور دودھ پلانے والا سب سے بڑا جانور افریقی ہاتھی ہے۔ جس کا وزن ساڑھے سات ٹن ہوتا ہے۔ جو روزانہ تین سو کلوگرام چارہ کھاتا ہے۔ تازہ پانی کا سب سے بڑا جانور بڑا گینڈا ہے جس کا وزن تین ٹن ہوتا ہے اور پانی میں رہنا پسند کرتا ہے۔ کیونکہ وہاں اس کا بوجھ اپنی ٹانگوں پر نہیں بلکہ پانی پر رہتا ہے۔ مگر دودھ پلانے والا دنیا کا سب سے بڑا جانور نیلی وہیل مچھلی ہے۔ جس کا وزن ۱۳۶ ٹن تک ہو سکتا ہے اور اس کی لمبائی تقریباً ۳۳ میٹر ہوتی ہے۔ اس کے دانت نہیں ہوتے بلکہ منہ کے اندر چھلنی سی لگی ہوتی ہے وہ سمندر کا پانی منہ کے اندر لیجاتی ہے جو چھن کر باہر نکلتا ہے اور اس کے تمام پودے اور مچھلیاں اندر رہ جاتی ہیں۔ نیلی وہیل مچھلی روزانہ دو ہزار کلو گرام کھانا کھاتی ہے۔

کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ماچس کس نے اور کب ایجاد کی؟

پہلی باقاعدہ ماچس جس میں دیا سلائی رگڑنے سے سلگتی تھی آج سے ایک سو ساٹھ سال پہلے انگلستان میں بنی تھی۔ یہ کوئی ایسی اچھی ماچس نہ تھی۔ ماچس کی تیلی کو بڑی دیر تک کھردرے ریگمال پر رگڑنا پڑتا تھا۔ اس ماچس پر سلفائیڈ اور پوٹاشیم چپکائی گئی تھی۔ چند برس بعد ایک جرمن کیمسٹ نے اس مصالحے میں سلفائیڈ کی بجائے فاسفورس شامل کیا۔ اس سے یہ ہوا کہ ماچس کو سلگانا آسان ہو گیا۔ اس کے بعد لوگ اسے بہتر بناتے گئے۔ اور اب تو ماچس سلگانا اتنا آسان ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ اسے بچوں سے چھپا کر رکھنا پڑتا ہے۔ ماچس دو طرح کی ہوتی ہے ایک سیفٹی جو عام طور پر ڈبیوں میں ملتی ہے۔ اسے خاص قسم کی سطح پر رگڑنا پڑتا ہے۔ دوسری تیزی سے سلگنے والی ماچس ہوتی ہے جسے کسی بھی چیز پر گھسا کر سلگایا جا سکتا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ دورِ حاضر کی سب سے حیرت انگیز ایجاد کونسی ہے؟

انسان کے جس کارنامے نے ہمیں حیرت میں ڈالا ہے وہ چاند پر اترنے اور دوسرے سیاروں تک پہنچنے کا واقعہ ہے۔ چاند اور مریخ سے آنے والی صاف تصویریں زمین پر موصول ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے سیارے ہیں جہاں ہماری نگاہ نہیں پہنچتی۔ لیکن خلائی جہازوں نے وہاں پہنچ کر چند ہزار میل کے فاصلے سے صاف تصویریں ہمیں بھیجی ہیں۔

طب میں جو حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے وہ دل کا آپریشن ہے۔ جس میں نہ صرف دل کی حرکت کو روک کر اور اسے کھول کر درست کر لیا جاتا ہے بلکہ ضرورت ہو تو دل تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

اسی طرح عمودی اڑان کرنے والے اور آواز سے زیادہ تیز رفتار ہوائی جہازوں کی ایجاد بھی حیران کن ہے۔

اس کے علاوہ جو نئی ایجادیں ہماری زندگی کو بدل رہی ہیں ان میں بیحد چھوٹے الیکٹرانک آلے یعنی سلیکون چپ شامل ہیں۔ انسان ہزاروں برس سے ایسی مشینیں بنانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے جو رکے بغیر خود بخود چلتی رہیں اور بیرونی توانائی لئے بغیر ہمیشہ کام کرتی رہیں۔ اب جدید الیکٹرانک آلات مثلاً کمپیوٹر کی مدد سے یقیناً ایسی مشینیں بن جائیں گی جو ایک بار چلا دی جائیں تو کبھی نہیں رکیں گی اور اپنا کام خوش اسلوبی سے کرتی رہیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

کامیاب قیادت اور خدائی تائید و نصرت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کو ابتداء سے ہی ایسی قیادت میسّر آئی کہ جو اپنے تعلق باللہ اور تائید و نصرت الٰہی کی وجہ سے کامیابیوں کے نئے نئے افق دریافت کرتی آگے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ ظاہری حالات کے لحاظ سے تو یہ بات بالکل ہی ناممکن اور انہونی تھی کہ ایک شخص نے (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) اپنے بعض دعاوی اور اقوال کی وجہ سے تمام بڑے بڑے مذاہب کے پیروؤں کو ناراض کر کے ان کی مخالفت مول لے لی اور مخالفت بھی ایسی کہ جس میں کوئی مخالفانہ کوشش اور تدبیر اٹھا نہ رکھی گئی ہو۔ مگر اس کے باوجود وہ ایک ایک کر کے اپنی ہر بات اور مقصد کو حاصل کرتا چلا جائے۔ اور دشمنی و مخالفت اس کے لئے روک کی بجائے مہمیز کا کام دیتی رہے۔

حضرت مولینا نورالدین نے اپنے وقت میں قیادت کی ذمہ داری کو اپنے مخصوص متوکلانہ رنگ میں بڑی خوبی و عمدگی سے نبھایا اور احمدیہ قیادت و امامت کی جڑوں کو اس طرح مضبوط کیا کہ شک وشبہ کی آندھیاں اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکیں آپ کے زہد و ورع اور علم دوستی بالخصوص قرآن مجید سے لگاؤ نے اس مقصد کے حصول کو آپ کے لئے آسان کر دیا۔ آپ نے قرآنی علوم کا ذوق و شوق پیدا کر کے جماعت کو مضبوط اور پختہ بنیاد پر قائم کر دیا۔

حضرت فضل عمر کو اس جماعت کی لمبی قیادت کی توفیق حاصل ہوئی۔ آپ کے زمانے میں مخالفت کی آندھیاں اور شکوک و شبہات کے طوفان پر طوفان اٹھے مگر آج وہ مخالفتیں اور ان کا انجام ماضی کا حصہ اور ہماری تاریخ کا ایک روشن باب بن چکی ہیں اور آج ہم کو اس بحث کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی کہ ہم دیکھیں کہ مخالفین نے آپ پر کیا کیا الزام لگائے تھے اور کس کس گھات سے حملے کئے تھے بلکہ آج تو ہم اس بات سے خوشی و مسرت اور اطمینان و تسلی حاصل کرتے ہیں کہ ۱۹۱۴ء کے مخالفین ہوں یا ۱۹۲۴ء کے فتنہ انگیز، ۱۹۲۷ء کے الزام تراش ہوں یا ۱۹۳۳ء کے بلند بانگ دعاوی کرنے والے ۱۹۵۳ء کے شورش انگیز ہوں یا ۱۹۵۶ء کے ہوائی قلعے تعمیر کرنے والے باری باری سب اپنی کوششوں میں ناکام ہوئے اور جماعت کے لئے یہ سب امور نتیجۃً تقویت و برکت کا باعث ہی ہوئے۔

حضور نے ایسے فتنوں کا تجزیہ کرتے ہوئے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا

"تم جانتے ہو کہ کتنے ہی لوگ ہیں جنہوں نے سر نکالا اور جماعت میں انہوں نے بغاوت کی۔ پھر تم یہ بھی جانتے ہو کہ کس کس طرح تم ان فتنوں کو دیکھ کر کانپ اٹھے تھے...... مگر بتاؤ پھر وہ لوگ کہاں گئے...... آج تو تمہیں ان کی اتنی بھی پرواہ نہیں جتنی سوکھے ہوئے پتے کی ہوتی ہے اور جو راہ چلتے ہوئے پاؤں کے نیچے آ جاتا ہے.....

بہر حال ہماری جماعت چونکہ .... نظام میں منسلک ہے اس لئے جب بھی کوئی فتنہ اٹھا تو گو بظاہر اس کی شکل ہیبت ناک تھی مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا نام و نشان مٹ گیا اور یہ سب اس نظام کی برکت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں قائم ہے۔"

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت فضل عمر کے زمانے میں جماعت کو ہر لحاظ سے غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی۔

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے زمانہ میں بھی خدائی قانون و سنّت کیمطابق ہمارے سلسلہ کی مخالفت تو ضرور ہوئی مگر یوں لگتا تھا کہ مخالفت کے طوفان آپ کی مخصوص مسکراہٹ کے سامنے اپنی شدّت کھو بیٹھے ہیں اور آپ کی یہ جاں نواز مسکراہٹ جماعت کا امتیازی نشان بن گئی اور آپ کے مشہورِ زمانہ MOTO "محبت سب کیلئے۔ نفرت کسی سے نہیں" کے مطابق جماعت ہر مخالفت کے وقت ایک شانِ بے نیازی کے ساتھ آگے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

ہماری موجودہ قیادت میں غیر معمولی ترقی سے جماعت کے افراد اور جماعت کے تمام بہی خواہ دنیا بھر میں خدا تعالیٰ کے شکر کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خدائی وعدوں کا پورا ہونا اور کامیابیوں کے دائروں میں غیر معمولی وسعتیں ان لوگوں کی پریشانی کا باعث ہو رہی ہیں جو بزعمِ خویش "فاتح قادیان" اور "فاتح ربوہ" بنے ہوئے ہیں۔ مگر ان کو یہ بات کس طرح سمجھائی جائے کہ اب صرف ہندوستان میں ہی ایک قادیان نہیں ہے اور صرف پاکستان میں ہی ایک ربوہ نہیں ہے بلکہ دنیا بھر میں قادیان اور ربوہ بن رہے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام (اللہ تعالیٰ ان کی صحت عمر اور کامیابیوں میں بہت برکت عطا فرمائے) اپنی تیز رفتاری۔ دُور اندیشی۔ باریک بینی۔ وسعت مطالعہ، حسنِ سیرت۔ قوتِ متاثرہ اور قوتِ کارکردگی و استقلال کے لئے اپنوں اور پرایوں سے خراج تحسین حاصل کر رہے ہیں۔ آپ کی رہنمائی میں بہت سی سکیموں کے خوش کن نتائج تو ہم نقد بہ نقد حاصل کر رہے ہیں مگر ان کے پہلو بہ پہلو بہت سی ایسی سکیمیں بھی جاری ہیں جن کے شاندار نتائج آئندہ زمانہ میں ہر اہلِ علم و ہر اہلِ بصیرت کی خوشی کا باعث ہوں گے۔

خدا تعالیٰ کی اس تائید و نصرت پر ہم اس کے حضور اور زیادہ جذبۂ شکر سے جھک کر اس کا قرب حاصل کریں اور حضرت فضل عمر کی یہ نصیحت ہر وقت اپنے سامنے رکھیں کہ:

"سب سے اوّل اور ضروری چیز جس کی جماعت کو ضرورت ہے وہ اصلاح نفس ہے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کو اس لئے قائم کیا ہے....... کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے کامل تعلق ہو۔ اس سے کامل محبت ہو اور ہم اسی کے ہو جائیں۔ جب تک ہمیں یہ بات حاصل نہیں ہوتی ہمیں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہماری تمام ترقیات وابستہ ہیں اصلاحِ نفس سے...... پس میں جماعت کے دوستوں سے کہوں گا کہ وہ اصلاحِ نفس کریں اور خدا تعالیٰ کا عشق اور اس کی محبت ان کی رگ رگ میں داخل ہو جائے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء)

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ نے بھی یہی بات اپنے ایک حالیہ خطاب میں ارشاد فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اگرچہ آپ بعض ممالک میں آٹے میں نمک کے برابر بلکہ اس جتنا بھی نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود بہت سی حکومتوں نے آپ کی معاونت پر فخر کیا...... اور آنے والا وقت عظیم الشان نتائج کا حامل ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ خدا کے ہو گئے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو شکست نہیں دے سکے گی، کیونکہ جو خدا کا ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔"

پتے درکار ہیں

نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو مندرجہ ذیل موصیان/موصیات کے موجودہ پتے درکار ہیں۔

(۱) محترمہ ممتاز عصمت صاحبہ زوجہ مکرم مہتہ عبدالخالق صاحب وصیت نمبر ۱۲۲۲۹ سابق سکونت کوئٹہ بلوچستان

(۲) محترمہ راج بی بی صاحبہ بنت محمد مراد صاحب سابقہ سکونت بھاگہ بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ وصیت نمبر ۱۲۳۲۹

(۳) محترمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ مکرم غلام احمد صاحب وڑائچ ساکن چک ۹ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔ وصیت نمبر ۱۲۲۶۱۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۷۹۔ میں مسعودہ بیگم زوجہ چوہدری عزیز احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ضلع گجرات حال لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۷-۵-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زرعی زمین ایک مربع مالیتی اندازاً اٹھارہ ہزار روپے جس کے شرعی وارث والدہ ۲ بھائی ۴ بہنیں (۲) حق مہر ۲۰۰/- روپے (۳) کانٹے طلائی وزنی قریباً ایک تولہ مالیتی ۳۰۰۰/- روپے۔ زمین غیر آباد آمد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مسعودہ بیگم زوجہ عزیز احمد صاحب چوہدری عامر منزل آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱۔ عزیز احمد وصیت نمبر ۷۵۵۱ گواہ شد نمبر۲۔ رانا عبد الکریم وصیت نمبر ۱۱۳۹۲۔

مسل نمبر ۲۷۰۸۰۔ میں امتہ النصیر بنت میاں علی گوہر صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 354A-3 گلبرگ لاہور گوڈ ۵۴۴۶۰ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۸-۴-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۸۶ گرام مالیتی ۲۱۴۵۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۲۷۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ النصیر بنت میاں علی گوہر 354A گلبرگ 3۔ گواہ شد نمبر۱۔ ابو المبارک محمد عبد اللہ فاضل وصیت نمبر ۱۴۴۷۷ گواہ شد نمبر۲۔ ڈاکٹر مشتاق احمد وصیت نمبر ۲۰۳۴۴۔

مسل نمبر ۲۷۰۸۱۔ میں محمود محمد ولد منصور محمد صاحب شرما قوم گورایا پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/94 دستگیر کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸۹-۳-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود محمد ولد منصور محمد صاحب 9/94 دستگیر کراچی گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ منصور محمد شرما والد موصی۔ وصیت نمبر ۴۴۴۴۲۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

• مکرم کاشف جمیل صاحب کو کینیڈا میں اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حنا کاشف رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم آر اے جمیل صاحب کی پوتی ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت و درازی عمر عطا کرے اور قرۃ العین بنائے۔

• محترمہ امتہ الرشید ملک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جہلم کی بیٹی عزیزہ امتہ الجمیل صاحبہ اہلیہ عبد الحمید کھوکھر صاحب آف اوسلو (ناروے) کو اللہ تعالےٰ نے ۲۴، اگست کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے لبنیٰ حمید رکھا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو درازی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ نعمیٰ خان بنت مکرم میاں محمد خان صاحب وزیر آباد نے ایف ایس سی (پری انجینئرنگ گروپ) میں ۶۹۰/۱۱۰۰ نمبر لیکر گوجرانوالہ بورڈ میں لڑکیوں میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ کی بھتیجی ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو بہت مبارک کرے اور بیش از بیش ترقیات کا موجب بنائے۔

سانحہ ارتحال

• مکرم مرزا احمد آصف صاحب ٹریژری اکاؤنٹینٹ دفتر خزانہ جہلم بکچہری (جو مکرم مرزا محمد سلیم احمد صاحب سوہاوہ کے بھائی تھے) ۵۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دُعا کریں۔

• مکرم ماسٹر فضل دین صاحب آف شہزادہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ (حال دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ ۳۰، ستمبر بروز ہفتہ صبح ایک بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ احباب انکی بلندی درجات کے لئے دُعا کریں۔

• محترمہ رشید بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا نذیر احمد آف ڈسکہ مورخہ ۱۷، ستمبر ۱۹۸۹ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ ڈسکہ میں اگلے دن مکرم ملک غلام نبی صاحب نے پڑھائی۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

• مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب آف مراڑہ ضلع سیالکوٹ عرصہ دو ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ یکم ستمبر ۸۹ء بروز جمعہ وفات پا گئے۔ انکی عمر وفات کے وقت ۸۳ سال تھی۔ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک رفیق چوہدری ولیداد خاں صاحب کے بیٹے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

• محترمہ آصفہ مہتہ صاحبہ بنت عبد القادر مہتہ صاحب جو حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی سب سے بڑی پوتی تھیں۔ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۵، ستمبر ۱۹۸۹ء کو کراچی میں وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں نماز جنازہ بیت المہدی میں ادا کی گئی۔ ۲۶، ستمبر کو قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے دُعا کروائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نادار مریضوں کیلئے عطیہ دہندگان

مندرجہ ذیل مخیر احباب / مستورات نے فضلِ عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے عطایاجات بھجوائے ہیں ۔ احباب سے ان کے لئے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہر طرح کی رحمتوں سے نوازے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے ۔

۱ ۔	مکرم میاں عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی کراچی	۵۰۰/-
۲ ۔	مکرم شاہد احمد و ریحانہ انیس صاحبہ ربوہ	۶۰۰/-
۳ ۔	مکرم چوہدری ممتاز ظفر صاحب ربوہ	۵۰۰/-
۴ ۔	مکرم جمال الدین صاحب نارتھ کراچی	۷۴۰/-
۵ ۔	مکرم سیّد محبوب جنود صاحب سرگودھا	۵۰۰/-
۶ ۔	مکرم چوہدری خورشید محمد صاحب لاہور	۱۰۰۰/-
۷ ۔	مکرم عابد صاحب ربوہ	۵۰۰/-
۸ ۔	مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب علوم غربی ربوہ	۱۰۰۰/-
۹ ۔	مکرمہ امۃ الکریم بٹ صاحبہ بذریعہ ڈاکٹر منور بٹ صاحب ربوہ	۵۰۰/-
۱۰ ۔	مکرم جاوید احمد صاحب ربوہ	۵۰۰/-
۱۱ ۔	مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ ربوہ	۵۰۰/-
۱۲ ۔	مکرم نذیر احمد صاحب بذریعہ مقصود احمد صاحب حال ربوہ	۱۶۴۰/-
۱۳ ۔	مکرم نسیم احمد صاحب ربوہ	۵۵۵/-
۱۴ ۔	مکرم مرزا شریف احمد صاحب ربوہ	۵۰۰/-
۱۵ ۔	مکرمہ شازیہ صاحبہ بذریعہ مکرم میجر عبدالحمید صاحب ربوہ	۵۰۰/-
۱۶ ۔	مکرم صوبیدار عزیز احمد صاحب معراج کے ضلع سیالکوٹ	۵۷۰/-
۱۷ ۔	مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب حال ربوہ	۵۰۰/-

(ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا وہ مطہر نہیں ہوسکتا
(ملفوظات جلد اوّل ص ۲۴۳)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے :

- سپروائزر / سیلزمین : ۴ آسامیاں
- الیکٹریشن (جو موٹر وائنڈنگ کا کام جانتا ہو) : ایک آسامی
- خدمت گار برائے دفتر : ایک آسامی

کی ضرورت ہے ۔ امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں ۔

میاں بھائی ۱۰، منٹگمری روڈ ۔ لاہور
فون ۲۲۳۳۰ ، ۲۲۳۳۷۳

الفضل ۲۸ ، ستمبر کے شمارے میں ایک مضمون حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب شائع ہوا ہے ۔ سہواً اس پر مضمون لکھنے والے کا نام نہیں لکھا گیا ۔ یہ مضمون حضرت سیّد میر محمد اسحاق صاحب کا تحریر فرمودہ ہے ۔ اور ۱۷ ، ستمبر ۱۹۲۶ء کے الفضل میں شائع ہوا تھا ۔

خبریں

ملکی خبریں

● وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے دن گننے والے اب اس کی قیادت کے سال گننا شروع کریں ۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سیاسی بنیادوں پر فائدے پہنچانے کی روایت توڑ دی ہے ۔ انہوں نے کہا سیاسی انتقام کو ہم نے پہلے ہی روز لگام ڈال دی تھی ۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پیپلز پارٹی کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد رشوت میں کمی ہو گئی ہے سرکاری وصولیات بڑھ گئی ہیں ۔

● وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سکھر ائرپورٹ پر قومی پرچم کی بے حرمتی کرنے کا سختی سے نوٹس لیا گیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو پیارا پاکستان توڑنے کی اجازت نہیں دیں گے ۔

● وزیراعظم بھٹو نے بی بی سی سے نشر ہونے والے اپنے اس انٹرویو کی تردید کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے مجاہدین کو نجیب حکومت سے بات چیت کرنے کا مشورہ دیا ہے ۔

● حکومت پنجاب فوری سماعت کی خصوصی عدالتیں قائم کرے گی ۔ اس بارے میں آرڈیننس جلد متوقع ہے ۔

● موجودہ کرکٹ سیزن کے لئے عمران خان کو پاکستانی کرکٹ ٹیم کا کپتان اور جاوید میانداد کو نائب کپتان مقرر کیا گیا ہے ۔

● پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف رانا شوکت محمود نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی مخدوم علی رضا نے صوبائی کابینہ میں شمولیت کر کے فلور کراسنگ کی ہے ان کی شمولیت کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا جائے گا ۔

● جنرل ضیاء الحق کے صاحبزادے اعجاز الحق نے کہا ہے کہ انہیں خدشہ ہے کہ وطن واپسی پر انہیں گرفتار کر لیا جائے گا

غیر ملکی خبریں

● وسطی امریکہ کی ریاست پانامہ میں فوج کے افسروں نے جنرل نوریگا کی حکومت کا تختہ الٹنے کی جو کوشش کی تھی وہ بظاہر ناکام ہو گئی ہے ۔

پانامہ سٹی کے فوجی ہیڈ کوارٹر کے گرد پانچ گھنٹے کی لڑائی ہوئی ۔ اس سے قبل پانامہ ریڈیو نے اعلان کیا تھا کہ پانامہ نہر کے علاقے میں موجود امریکی فوجیوں کی مدد باغیوں کو حاصل ہے ۔ واشنگٹن میں صدر بش نے اس کی تردید کی ہے ۔ تاہم فوجی انقلاب کی ناکامی پر واشنگٹن میں زبردست مایوسی پائی جاتی ہے کیونکہ امریکہ دو سال سے جنرل نوریگا کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہا تھا ۔ جنرل نوریگا پر بین الاقوامی منشیات کے کاروبار میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا جاتا ہے ۔

● چیکوسلواکیہ کے دارالحکومت پراگ میں ہزاروں مغربی جرمن باشندے مغرب کی طرف سفر کرنے کے لئے انتظار کر رہے ہیں ۔ مغربی جرمنی کی حکومت اعلان کر چکی ہے کہ مشرقی جرمنی اس انخلاء پر رضامند ہو گیا ہے ۔ تقریباً ۱۵ ، ہزار مشرقی جرمن خراب و خستہ حالت میں سفارت خانے کے باہر خیمہ زن تھے ۔ مغربی جرمنی کے مطابق چیکوسلواکیہ رضامند ہے کہ ملک میں موجود ان مشرقی جرمن باشندوں کو جو ترکِ وطن کرنا چاہتے ہیں جانے کی اجازت ہوگی ۔ چیکوسلواکیہ وہ واحد ملک ہے جس کی طرف آزادانہ سفر کرنے کی اجازت مشرقی جرمنوں کو تھی ۔

بے بی گروتھ کورس	چھوٹا قد کورس	کمزوری جسم کورس	موٹاپا کورس	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	DWAR FISHNESS COURSE	BODY BUILDING COURSE	OBESITY COURSE	MITTI CHOUR COURSE
۳۰ روزہ کورس	۱۰۰ روزہ کورس	۳۰ روزہ کورس	۴۰ روزہ کورس	۳۰ روزہ کورس
قیمت -/۲۵	قیمت -/۱۰۰	قیمت -/۴۵	قیمت -/۶۰	قیمت -/۱۵

تفصیلی لٹریچر فری طلب فرمائیں ۔
کیور یٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون : سیلز ، کلینک ، رہائش ڈاکٹرز
۷۷۱ ، ۶۰۶ ، ۶۰۷